فتوی نمبر:[۴۶۷]　　　　　　　　　　　　　　　　　　تاریخ:[۰۳/۱۰/۲۰۲۳]

سوال

میں اور میری بیوی دونوں آپس میں میاں بیوی کی طرح باتیں کر رہے تھے، لیکن میری بیوی باہر جانا چاہ رہی تھی، تو میں نے اسے کہا: 'جاؤ تم آزاد ہو' میری بیوی نے مجھے یہ کہنے سے روکا لیکن میں نے دو تین بار یہ بات کہہ دی، میں مذاق کر رہا تھا، میرا طلاق کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن ایک عالم دین نے کہا ہے کہ طلاق ہو گئی ہے، برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں!

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

طلاق کی دو قسمیں ہیں: صریح اور کنایہ۔ پہلی قسم جس میں واضح طور پر لفظِ طلاق بولا جاتا ہے، وہ طلاق ہو جاتی ہے، چاہے نیت نہ بھی ہو۔ جبکہ دوسری قسم جس میں 'تم آزاد ہو" اپنے گھر چلی جاؤ' وغیرہ کے الفاظ بولے جاتے ہیں، تو یہ خاوند کی نیت پر منحصر ہے، اگر وہ واقعتا طلاق کی نیت سے اس قسم کے الفاظ بولے، تو یہ طلاق ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جونیہ عورت کو کہا تھا:

"الحقي بأهلك" اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔(بخاری:۵۲۵۴)

یہ الفاظ اگرچہ صریح طلاق کے نہیں ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد طلاق تھی، جیسا کہ امام ابن عبد البر وغیرہ نے لکھا ہے۔(الاستذکار ۶/۲۳)

جبکہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی یہی الفاظ اپنی بیوی کے لیے بولے تھے، البتہ ان کی مراد طلاق نہ تھی، لہذا ان کی طلاق واقع نہ ہوئی تھی۔(بخاری:۴۴۱۸)

گویا اس میں طلاق کے وقوع اور عدمِ وقوع کا فیصلہ نیت کے مطابق کیا جائے گا۔

آپ کی اگر طلاق کی نیت نہیں تھی، تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ لیکن یہ گزارش ضرور ہے کہ ہنسی مزاح اور خوش طبعی کے لیے اس قسم کی حرکتیں مناسب نہیں ہیں۔ اللہ تعالی سب کو ہدایت دے اور رحم فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL